بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
بروز جمعہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۳۰ فتح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ دسمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"گردوں میں انفیکشن بھی ہے اور ضعف بھی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

—○ ہمارے دور افتادہ بھائی سید عبد الغفار صاحب احمدی مرچنٹ بنگلہ انڈیا حالات کی تنگی اور قرضداری میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہوئے احباب جماعت سے بھی درخواستِ دعا کی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سید عبد الغفار صاحب کی گھبراہٹ و پریشانی کو دور فرمائے۔ اور ان کی تشفی اور تسلی کے سامان پیدا کرے۔ غیب سے ان کی مدد فرمائے۔ بلا و مصیبت سے نجات دے۔ کاروبار میں برکت ڈالے۔ ہر معاملہ میں ان کی کامیابی کے رستے کھولے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

—○ مبلغ گیمبیا مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی گیمبیا سے ربوہ واپس تشریف لاتے ہوئے بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ۳۰ دسمبر بروز جمعہ روانہ ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ دسمبر بروز ہفتہ شام کو ربوہ پہنچیں گے۔ احباب بروقت سٹیشن پر پہنچکر آپ کے استقبال میں شریک ہوں

—○ میری جلد پر ایک ایسے مرض (سوراسس) PSORIASIS. کا حملہ شدت اختیار کر رہا ہے جو لاعلاج قرار دیا جا رہا ہے۔ اس مرض سے کلیۃً نجات اور شفائے کامل کے لئے بزرگان سلسلہ معتکفین اور دیگر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔ محمد اقبال پراچہ سرگودہا

—○ مسجد مبارک میں اعتکاف کیلئے درخواست کرنے والوں کے متعلق ۲۶/۱۲/۶۶ کو فیصلہ کر دیا گیا تھا اور منظور شدہ اصحاب کی فہرست ۳۰ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو گئی ہے بیرونی جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ ۱۹ رمضان المبارک کی شام تک ربوہ تشریف لے آئیں تاکہ ۲۰ رمضان المبارک کی نماز فجر کے بعد اعتکاف بیٹھ سکیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے

عاجزی اور اضطراب سے بھری ہوئی دعا خدا کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بیدلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور کی پہلی عظیم مالی تحریک

احباب وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرمائیں

جملہ امراء جماعت احمدیہ و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی طرف احباب جماعت کو مؤثر رنگ میں توجہ دلائیں۔ یہ پہلی عظیم تحریک ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جماعت کے سامنے خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کے آغاز میں ہی رکھی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد جو اسلام کی عظمت اور استحکام جماعت سے تعلق رکھتے ہیں کی توسیع و تکمیل کے لئے اس تحریک کو شروع کیا گیا ہے۔ بڑی بھاری تعداد نے خدا تعالیٰ کے فضل سے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کچھ جماعتیں اور احباب باقی ہیں جن کی طرف سے وعدے آنے ہیں اس بات کی کوشش کی جائے کہ کوئی جماعت اور جماعت کا کوئی دوست ایسا نہ رہے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ خصوصی توجہ وعدوں کی ادائیگی کی طرف بھی خطبہ میں دلائی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ دنوں وصولی کی طرف خاص توجہ کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن سے درخواست ہے کہ وہ اپنے علاقہ یا جماعتوں کے امراء صاحبان اور مربیان کرام کو ضروری معلومات بہم پہنچاویں تا وہ خطبہ میں مخصوص اور پُرزور توجہ احباب کو دلا سکیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حدیث النبی ﷺ

صلاة التراویح

عن عائشة رضی اللہ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلة فی جوف اللیل فصلی فی المسجد وصلی رجال بصلاتہ وفی روایة فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذالک۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات آدھی شب کو باہر تشریف لائے اور آپ نے مسجد میں نماز پڑھی۔ تو کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی امر جاری رہا۔

(بخاری کتاب صلاة التراویح)

عقل اور عرفان

گانٹھتی ہے عقل بخیا، پھر بھرا ہے بود سوت
ہے بغیر نورِ عرفاں محض بیت العنکبوت

عقل کو توفیق ہے جاننے کہ "ہونا چاہیئے"
گر نہ حق بولے "انا الموجود ہے" کا کیا ثبوت

اُڑ چکی مغرب میں پولوس صنم خانے کی راکھ
پادری پر ہے سوار اب تک صنم خانے کا بھوت

کم نہیں ہے آب حیواں سے شیطانِ نفس
جس کو چاہے بخش دیتا ہے "اَلحَیّ لایموت"

جس طرح تنویر مٹی سے نکلتا ہے اناج
خاکساری سے یونہی روحِ بشر پاتی ہے قوت

"انقلاب رونما ہو"

آج نہ صرف مسلمان تعلیم یافتہ تہذیب کا شکار ہے۔ بلکہ تمام دنیا پر وہ عالم چھا گیا ہے اسلام کا حالات پر کنٹرول یا عبدالمجید صدیقی صاحب کے الفاظ میں اسلام پر اعتماد پیدا کرنے کے لئے محض عقلی دلائل کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ عقلی دلائل کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان نے آج عقلیت کی راہ نمائی قبول کر کے اور اس کی کوتاہی محسوس کر کے اس امر کی ضرورت کو واضح کر دیا ہے۔ اور درحقیقت عقل بھی آسمانی راہ نمائی کی محتاج ہے۔ اور انسانی عقل اسی وقت صحیح راہ ترقی کر سکتی ہے جب وہ آسمانی راہ نمائی کو قبول کرتی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء

مغربی تہذیب اور دین

(۲)

فاضل مضمون نگار نے ایک بڑے پتہ کی بات بتائی ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ میری اس دلیل سے حالات نہیں بدل جائیں گے مگر حالات کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ آپ دعوے ایک بات کا کرتے ہیں اور دلیل باتوں کی دیتے ہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ تو علمی اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے میں کچھ ایسے انکشافات ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی صداقت جزوی یا کلی طور پر مشتبہ کر دی ہے۔ جیسے کوپرنیکس کے مشاہدہ نے ارسطو کے نظریات میں تبدیلی کی ضرورت پیدا کی یا آئن سٹائن کی تحقیقات نے نیوٹن کے خیالات کو بدل دیا۔ میرا دعویٰ ہے کہ دورِ جدید نے اس مفہوم میں ہمارے لئے کوئی جذبہ پیدا نہیں کیا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک ایسا کوئی مسئلہ ہمارے لئے پیدا ہوا ہے۔ تو وہ آپ مجھے بتلائیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ عملی اعتبار سے اسلام کے لئے کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوا ہو۔ آپ کی دی ہوئی مثال اسی نوعیت کی ہے۔ مگر اس طرح کی مثال سے ہمارے لئے جو مسئلہ پیدا ہوتا ہے وہ اسلام پر نظر ثانی کا نہیں۔ اس طرح کی مثالیں اس بات کی علامت ہیں کہ حالات کے اوپر اسلام کا کنٹرول ڈھیلا ہو گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے اسلام کو دوبارہ اس پوزیشن میں لایا جائے کہ وہ حالات پر کنٹرول کر سکے۔ میں نے کہا اگر آپ کے گھر میں کوئی لڑکا خفا ہو کر توڑ پھوڑ کرے۔ تو آپ کیا کریں گے۔ کیا اس کی بنا پر گھر کے اندر نظم و نسق کے اصول کو بدل دیں گے نہیں۔ بلکہ آپ لڑکے کو پکڑیں گے اور راہ راست پر لانے کی تدبیر کریں گے۔"

(ثقافت لاہور دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۵)

اس میں فاضل مضمون نگار نے مغربی تہذیب کے برے اثرات کی اصل وجہ بیان فرمادی ہے اور وہ یہ ہے کہ حالات کے اوپر اسلام کا کنٹرول ڈھیلا ہو گیا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ کسی کو ملعون کرنے کی بجائے سب سے پہلے ہمیں اس مسئلہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ اسلام کو کس طرح دوبارہ اس پوزیشن میں لایا جائے کہ وہ حالات پر کنٹرول رکھے بات یہ ہے کہ مغربی تہذیب نے نہ صرف تعلیم یافتہ نوجوانوں ہی پر اثر کیا ہے بلکہ آج تمام عالم اسلام اس کی زد میں ہے۔ مشکل یہ ہے کہ اس تہذیب کی ترقی کی بنیاد بالکل سطحیت پر بھی نہیں ہے۔ ورنہ اس کا علاج اتنا مشکل نہ ہوتا بلکہ بعض ایسے حقائق پر ہے جن سے مفر نہیں ہو سکتا۔ علوم و فنون میں مغربی اقوام کی ترقیاں ٹھوس مادی بنیاد رکھتی ہیں۔ انسان کے بیرونی تمام مادی حقائق کا براہ راست مشاہدہ و تجربہ جب کرتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف مغربی لوگ بلکہ تمام انسان مادی نظریات کے چنگل میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اس کو ہم زلزلہ سطحیت نہیں کہہ سکتے البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مغرب نے مادیاتی یکطرفہ ترقی کی ہے۔ اور زندگی پر جو غیر مادی اثرات پڑتے ان سے اغماض رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں سے عوامل تو ضرورت سے زیادہ بروئے کار آ گئے ہیں اور مابعد الطبیعاتی عوامل پس پشت ڈال دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے مذہبی اور اخلاقی حقائق انسانی معاشرہ سے مفقود ہو گئے۔ اور زندگی میں توازن قائم نہ رہنے کی وجہ سے وہ خرابیاں رونما ہو گئی ہیں جس سے نہ صرف اہل مشرق ہی بے چین ہیں بلکہ اہل مغرب کا سنجیدہ طبقہ بھی نالاں ہے۔

انسان مادیات کے غار میں اتنا گہرا اتر چکا ہے کہ اب بغیر کسی معجزانہ انقلاب کے ڈالے اس کا ابھرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام جو مذہب کا آخری اور مکمل ایڈیشن ہے۔ انسان پر اسی وقت اپنا کنٹرول مضبوط کر سکتا ہے۔ جب ایک روحانی

بائیبل کی اخلاقی تعلیم

موجودہ زمانے کے لئے ناقابلِ عمل ہے،

کیتھولک بشپ فرانسس سائمنز کا اعتراف،

(مکرم نسیم سیفی صاحب ربوہ)

ہر مذہب کی اخلاقی تعلیم کا منبع اس مذہب کی الہامی کتاب اور اس کے پیشوا کی تعلیم ہوتا ہے۔ مثلاً اسلامی اخلاق کا ذکر ہو تو قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو بنیادی حیثیت حاصل ہو گی یا اگر عیسائی اخلاق کی بات چل نکلے تو بائیبل یا یسوع مسیح کی تعلیم جو کسی اور جگہ سے مل سکے، کو سند کے طور پر پیش کیا جا سکنا چاہئیے لیکن عیسائی دنیا ایک ایسے انقلاب میں سے گزر رہی ہے جو نہ عقائد سے تعلق رکھنے والی اس کی تعلیم کو اپنی جگہ پر قائم رہنے دیتا ہے اور نہ اس کی اخلاقی تعلیم کو ہی کسی طرح برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ ٹائمز (۹ ردسمبر ۱۹۶۶ء) جو امریکہ سے شائع ہوتا ہے ایک کیتھولک بشپ۔ فرانسس سائمنز کے متعلق لکھتا ہے کہ موجودہ زمانے کی عیسائی دُنیا کی اخلاقی تعلیم نہ تو بائیبل سے کوئی تعلق رکھتی ہے اور نہ ہی طبعی قوانین سے۔ بلکہ اس کا انحصار انفرادی یا اجتماعی بہبود سے ہے۔ یعنی جو کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے انفرادی طور پر درست اور مفید ہے یا اجتماعی طور پر ان کے مناسب حال ہے اس کو اپنے ضابطۂ حیات میں اخلاقی تعلیم کا نام دے دیا جاتا ہے۔

بشپ سائمنز نے جو کہ اندور بھارت کے بشپ ہیں امریکہ کے ایک رسالہ کراس کرنٹس (CROSS CURRENTS) کی ایک حالیہ اشاعت میں اس موضوع پر کسی قدر تفصیل کے ساتھ اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ موجودہ زمانے کی عیسائی دنیا کے اس فعل کو جائز بلکہ ضروری قرار دینے کے لئے بشپ موصوف کا یہ کہنا ہے کہ آخر بائیبل میں جو کچھ مذکور ہے وہ یسوع مسیح کے ان ارشادات سے تعلق رکھتا ہے جو انہوں نے وقتی طور پر لوگوں کو دئے تھے اور وہ بھی بغیر کسی تفصیل کے ہیں۔ ان کا ایک ہی اصول تھا اور وہ یہ کہ ہر شخص کو اعلیٰ سے اعلیٰ (اخلاقی) معیار کی زندگی بسر کرنی چاہئیے اور محبت کے لئے اپنی زندگی کے مقصد کی تکمیل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

بعض دیگر باتوں کے علاوہ بشپ موصوف نے مطلقہ لوگوں کی دوبارہ شادی کا ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ زمانے کی ایک ضرورت ہے اور اسے ضرور پورا کرنا چاہئیے۔ عیسائی دنیا (خاص طور پر کیتھولک چرچ) اس راستے میں روڑے اٹکا کر کوئی اچھا کام نہیں کر رہا۔

جب بشپ موصوف سے یہ کہا جاتا ہے کہ کیا آپ کے خیالات لوگوں کو حد سے زیادہ تعجب میں ڈالنے والے نہیں ہیں تو آپ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیتے ہیں کہ "میں جو کچھ کہتا ہوں یہ عین عیسائیت ہی کی تعلیم ہے۔ میں کیتھولک چرچ کی بنیادی تعلیم کو مدِّ نظر رکھ کر ہی یہ باتیں پیش کرتا ہوں اور کیتھولک چرچ کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہر چیز انسان ہی کے لئے بنائی ہے اور قانون دراصل انسان کا مددگار ہے۔ اور اس کے فائدہ کے لئے ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز انسان ہی کے فائدہ کے لئے بنائی ہے اور ہر قانون دراصل انسان کی ترقی کی راہوں کو آسان کرنے کے لئے ہی بنایا جاتا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالےٰ کا ہر قانون اس مقصد کے تحت نافذ ہوا ہے۔ لیکن کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ عیسائی حضرات کو اس راز کا دو ہزار سال کے بعد پتہ چلا ہے اور وہ بھی ایسے زمانے میں جبکہ اسلام کی تعلیم کھول کھول کر ہر جگہ بیان کی جا رہی ہے اور عیسائیت اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کا مقابلہ نہ کر سکنے کے باعث شکستگی کی کیفیت کے ساتھ اپنے عقائد اور اپنے خیالات بدلنے پر مجبور ہو رہی ہے۔

اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ بتا دیا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نافذ کردہ ہر قانون انسان کی بہتری کے لئے ہے اور کہ دنیا کی ہر چیز انسان کی خدمت ہی کے لئے معرضِ وجود میں لائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس امر پر تفصیلی بحث کی ہے کہ اللہ تعالےٰ جو رحمٰن ہے اس نے انسان کی پیدائش سے بھی پہلے تمام وہ اشیاء جن کی اسے ضرورت ہو سکتی تھی مہیّا فرما دی تھیں (اور حضور نے اس سے یہ بھی استدلال فرمایا ہے کہ وہ خدا جس نے جسمانی ضرورتوں کا اس قدر خیال رکھا ہے وہ بھلا ہماری روحانی ضرورتوں کو کس طرح نظر انداز کر سکتا ہے)

طلاق کے متعلق جو اسلامی نظریہ ہے اسے بشپ سائمنز نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

All efforts should be made to discourage and prevent divorce

اسلام یہی بات تو پیش کرتا ہے کہ حلال باتوں میں سے طلاق سب سے زیادہ مکروہ ہے اس لئے اسے روکنے کی کوشش کرنی چاہئیے بلکہ اسلام نے نہ صرف روکنے کے طریق بتائے ہیں بلکہ ایسے حالات پیدا کرنے فرض قرار دیئے ہیں جن سے میاں بیوی کے تعلقات سدھرنے کا سب سے زیادہ امکان ہو سکتا ہے۔

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اب ایک ایک کر کے اسلامی تعلیمات کو عیسائی اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ وہ اسلام کا نام تو نہیں لیتے تو اتر نے ان باتوں پر اس طرح اسلام کی مُہر لگا دی ہے کہ اب جو بھی انہیں اپنائے گا چاہے وہ اسلام کا نام لے یا نہ لے اس کے متعلق دُنیا یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گی کہ اس نے اسلام ہی سے یہ تعلیم اخذ کی ہے۔

بشپ سائمنز نے تو صرف اخلاقیات ہی کی بحث کو چھیڑا ان کے علاوہ دیگر بہت سے پادری ایسے ہیں جو عیسائیت کے عقائد کو سیدھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی ہر کوشش انہیں اسلام سے قریب سے قریب تر لاتی چلی جا رہی ہے۔ یسوع مسیح کے ابن اللہ ہونے کا عقیدہ۔ ان کا مُردوں سے جی اُٹھنا اور ان کا دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو جانا ایسی باتیں ہیں جنہیں اب عیسائی رسمی عقیدہ کے طور پر تو مانتے ہیں لیکن جب بھی انہیں موقع ملتا ہے وہ ان کی پُر زور تردید کرتے ہیں۔ یہ کسرِ صلیب کا زمانہ ہے۔ اور کاسرِ صلیب علیہ السلام نے صلیب کو جس سے مُراد عیسائی مذہب ہے واقعی پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔

اداۓ گیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ئہ کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہوا ہے اسلئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے ان شاء اللہ تعالےٰ ۲۶-۲۷-۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو گا۔ عہدہ داران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

علماءِ سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر۔ پُرسوز اجتماعی دُعائیں۔ عبادات و نوافل

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سٹیج پر تشریف لائے اور مندرجہ بالا عنوان پر نہایت مبسوط اور دلپذیر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ زمرۂ انبیاء میں سے صرف اور صرف ایک ہی وجود ایسا گزرا ہے جسے زندگی کے ہر دَور میں سے گزرنا پڑا ہے اور اس کی زندگی کا ہر دَور تاریخ میں محفوظ ہے اور یہ کامل وجود سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپؐ کو پیدائش سے لے کر وفات تک خدا تعالیٰ نے ایسے دوروں میں سے گزارا ہے کہ ہر انسان کے لئے آپؐ میں کامل نمونہ موجود ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے آپؐ کی ساری زندگی بہترین اسوۂ حسنہ ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اخلاقِ فاضلہ کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ اور اخلاقِ فاضلہ کا بہترین تجزیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ کان خلقہ القرآن کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مجموعہ قرآن کریم ہی ہے یعنی قرآن کریم خدا تعالیٰ کے پاک کلام اور رسول عربی صلعم کے پاک نمونہ اور اخلاقِ فاضلہ کا مجموعہ ہے۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد یہ مبارک اجلاس ٹھیک ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا شبینہ اجلاس ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں مکرم بابو تاج دین صاحب صدر بانی امیر صوبہ کشمیر کی زیر صدارت محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

مکرم شریف احمد صاحب بانی (کلکتہ) نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم خوش الحانی سے سُنائی۔

تحریکات جماعتِ احمدیہ

اس اجلاس کی پہلی تقریر مندرجہ بالا موضوع پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج دہلی یوپی کی تھی۔

فاضل مقرر نے رسالہ الوصیت کے بعض ایمان افروز اقتباسات سُنا کر نظامِ وصیت کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے تحریکِ جدید، وقفِ جدید کے پس منظر ان دونوں تحریکات کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی تغیرات اور خوش کُن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد علی صاحب شاہد (ربوہ) نے ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔

برکاتِ خلافت

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ و امریکہ کی برکاتِ خلافت کے موضوع پر ہوئی۔

مکرم مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان شخصیت اور آپ کے تقویٰ و توکل علی اللہ اور آپ کی خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے متعلق خدا تعالیٰ کی بشارات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضور اقدسؓ کا وجود مبارک خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک زندہ نشان تھا۔

فاضل مقرر نے حضور اقدسؓ کی عظیم الشان عالمگیر تبلیغی مہم، مساجد کی تعمیر، قرآن کریم کے تراجم اسلامی لٹریچر کی اشاعت وغیرہ امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں خلافتِ ثالثہ کی برکات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک سالہ خلافت میں جو عظیم الشان کامیابیاں جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہوئی تھیں ان کا مجمل اور ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا اور آخر میں بتایا کہ خلافتِ احمدیہ کی برکتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں اور نہ کبھی ختم ہوں گی بلکہ تا قیامت جاری رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس تقریر کے بعد مکرم سعید اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سُنائی اس کے بعد پہلے دن کا یہ دوسرا اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

اس مقدس جلسہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک گیارہ بجے زیر صدارت محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ شروع ہوا۔ مکرم حکیم محمد سعید صاحب (کشمیر) کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب درویش کی نظم خوانی کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر شروع ہوئی۔

اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا اسلام کے نزدیک ہر انسان پر دوسرے انسان کے لئے بعض حقوق ہیں اور اسلام انسانی برادری کے تمام افراد کو انسانی حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی اجازت دیتا ہے۔ تمام ضروریاتِ زندگی کے حصول کے لئے مساوی طور پر ہر ایک کو حقوق حاصل ہیں۔ انسان کے بنیادی حقوق کے سات درجات مقرر ہیں اور وہ یہ ہیں۔ مساوات، آزادی، بیگار کی ممانعت، آزادئ مذہب و آزادئ تبلیغ، اقلیت کے حقوق، جائداد کے خرید و فروخت کا حق اور بنیادی حقوق حاصل کرنے کے لئے قانون کا سہارا لینے کا حق۔

آپ نے تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے غلاموں کی آزادی، مزدوروں اور عورتوں اور اسی طرح معذوروں کے حقوق کے تحفظ کے متعلق اسلام کے قوانین کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ افریقہ نے ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ بعدہٗ مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل ایڈیٹر بدر کی تقریر زیر عنوان انسان اور مذہب ہوئی۔

انسان اور مذہب

فاضل مقرر نے بیان فرمایا کہ جب سے انسان اس دنیا میں بسا مذہب دنیا سے معدوم نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ باخلاق انسان ہی انسانیت کا جوہر ہے اور انسان کو اخلاق کا زیور مذہب ہی سے ملتا ہے۔ مذہب دل کی صفائی کرتا ہے اور انسانوں میں عالمگیر اخوت اور برادری کا تعلق پیدا کرتا ہے۔ مذہب انسان کو حیاۃ الآخرہ کا یقین دلا کر اس کی زندگی کو بامقصد بناتا ہے اور جملہ خرابیوں سے اجتناب کی راہیں نکالتا ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے دوران اس بات کی بھی وضاحت کی کہ بعض لوگ جو موجودہ ترقی یافتہ سائنسی دَور میں مذہب کو بے سُود قرار دیتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے آپ نے بتایا کہ درحقیقت مذہب کو چھوڑ دینے ہی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں لُوٹ کھسوٹ اور خود غرضی کا دور دورہ ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ فلسفہ اور علوم جدیدہ پر بھی روحانیت کو آخری فتح حاصل ہو گی۔ اور اس فتح کے نشان نمودار ہو رہے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے ایک نظم پڑھی۔

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رمضان المبارک — اور — اعتکاف

(مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بہاولپور)

خدائے رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی راتیں اپنے حقیقی محبوب کے حضور سجود و قیام میں گذارتے ہیں۔ وہ دعاؤں اور گریہ زاری سے کام لیتے ہیں اور آستانۂ الٰہی پر جھکے رہتے ہیں ان کی راتیں بے فکری کی نیند میں نہیں گذرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اس کی محبت اور عبادت میں گذرتی ہیں۔ اس طرح وہ دعاؤں استغفار اور ذکر الٰہی سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ قرآن مجید مومنوں کی اسی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

والذین یبیتون لربھم
سجداً و قیاماً

یعنی عباد الرحمٰن اپنی راتیں اپنے رب کے لئے سجود و قیام میں گذارتے ہیں۔

ماہ رمضان کے مبارک ایام بھی خاص عبادات کے دن ہوتے ہیں۔ مومن کا ہر لحظہ عبادت اور ذکر الٰہی میں گذرتا ہے۔ اس کا دل محبت الٰہی کے حصول کے لئے روزہ کی حالت میں گذرتا ہے اور رات عبادات میں الغرض اسکی زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی ہے۔ یہ وہ مبارک ایام ہیں جس کے متعلق ایک روایت ہے

اولہ رحمۃ اوسطہ
مغفرۃ و اخرہ عتق
من النار

یعنی یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس کے پہلے دس روز حصول رحمت کا ذریعہ ہیں اور وسطی دس روز مغفرت کا موجب ہیں اور آخری دس دن آگ سے مکمل آزادی کا سبب ہیں۔

یہی وہ آخری دس روز ہیں۔ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ بھی تبتل الی اللہ اور دنیوی امور سے بالکل علیحدہ ہو کر گذارتے تھے اور مسجد میں معتکف ہو کر ساری رات عبادات میں گذارتے اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے مورد ہوتے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یعتکف فی العشر
الاواخر من رمضان
(مسلم کتاب الاعتکاف)

یعنی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں رہتے۔

ایک اور روایت میں ہے

عن عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنھا ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان
یعتکف العشر الاواخر
من رمضان حتی توفاہ
اللہ عزوجل ثم اعتکف
ازواجہ من بعدہ
(مسلم کتاب الاعتکاف)

یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف ہوا کرتے یہاں تک کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات بھی آپؐ کے بعد معتکف ہوا کرتیں۔

اسی طرح اور بھی روایات میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا آخری ہفتہ مسجد میں معتکف ہوتے یا مسجد کے ایک حصہ میں ہی اعتکاف کے لئے خیمے لگانے کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طریق تھا اور ازواج مطہرات حضورؐ کی وفات کے بعد بھی معتکف ہوا کرتی تھیں۔

انہی مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کی مبارک ساعت رکھی ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے:۔

عن جبلۃ قال سمعت
ابن عمر رضی اللہ عنہ
یحدث عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ
قال من کان ملتمسھا
فلیلتمسھا فی عشر
الاواخر۔
(مسلم کتاب الصیام باب فضل
لیلۃ القدر)

ترجمہ: حضرت جبلہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی لیلۃ القدر تلاش کرنے والا ہو وہ اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

ایک اور روایت میں ہے:۔

عن ابن عمر رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
تحینوا لیلۃ القدر
فی العشر الاواخر
او قال فی التسع الاواخر
(مسلم کتاب الصیام
باب فضل لیلۃ القدر)

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لیلۃ القدر کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو یا یہ فرمایا۔۔۔۔ کہ آخری نو دنوں میں تلاش کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی طرح بعض دیگر روایات میں آخری سات دنوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

رمضان المبارک جس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس میں عبادت اور ذکر الٰہی کی کثرت سے مومن کا دل اسکے فضلوں اور رحمتوں کا مورد ہوتا ہے۔ معتکف ہونے کی حالت میں چونکہ انسان دیگر مشاغل سے بالکل فارغ ہو کر یہ چند دن خاص تنہائی کی عبادت میں گذارتا ہے۔ اسلئے قلب مومن ماہ رمضان کی برکات اور انوار کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اس طرح مومن کا دل محبت الٰہی سے سرشار ہوتا ہے اور قرب الٰہی حاصل کر کے محبوب حقیقی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان برکات سے متمتع ہوتے ہیں اور آستانہ الٰہی پر طلب رضا کے لئے سربسجود ہوتے ہیں۔

بعض غریب احمدیوں نے بڑی قربانی دے کر فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا ہے

جماعت یقیناً اپنی ذمہ داری کا احساس کرے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ضروری ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی رپورٹ اور نقد وصولی کی اطلاع جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے جماعت کی قربانی کی اعلیٰ روح پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا وہاں آپ نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ ان وعدوں کی ادائیگی کی طرف بھی پوری توجہ ہونی چاہیئے اور فرمایا:۔

"مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زائد اپنے وعدے ادا کر دے گی۔ میں ایک تہائی سے زیادہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض غریب احمدی دوستوں نے بڑی قربانی دے کر اس میں حصہ لیا ہے اور ساتھ ہی پوری رقم ادا کر دی ہے۔ ایک تہائی پر انہوں نے کفایت نہیں کی مثلاً سو روپیہ کا وعدہ لکھوایا تو سو ہی دے دیا ہے"

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خاص کوشش فرماویں کہ کم از کم تہائی سے زائد اپنے وعدے کی ادائیگی جلد سے جلد کر دیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت دنوں میں اگر ادائیگی کا انتظام ہو سکے تو اور بھی بابرکت ہوگا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سب احمدی والدین توجہ فرمائیں! کیا آپ کے بچوں نے وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا ہے؟ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعمیر ہال و دفتر خدام الاحمدیہ اور مجالس کی ذمہ داری

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا ایک وسیع ہال جس میں ہمارے جلسے، اجتماعات اور تربیتی کلاسز منعقد ہو سکیں گی تعمیر ہو چکا ہے۔ ہال کے ساتھ دفتر اور لائبریری بھی زیر تعمیر ہے۔ ان تعمیرات کی تکمیل کے لئے ابھی ایک کثیر رقم کے اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ اندریں حالات فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال مجالس مجموعی طور پر بیس ہزار روپے (Rs ۲۰۰۰۰/-) اکٹھا کریں۔ یہ رقم تین سو تیرہ (۳۱۳) کی سکیم کے علاوہ ہے۔ مرکز کی طرف سے ہر مجلس کے ذمہ چندہ تعمیر ہال و دفتر مقرر کر کے اطلاع دی جا چکی ہے۔ امید ہے تمام مجالس کو ہمارا سرکولر مل چکا ہو گا۔
قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اس رقم کو ایک معین پروگرام کے تحت وصول کر کے ہر ماہ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

۲۔ وصولی کا ایک طریق یہ ہو سکتا ہے کہ خدام سے چندہ مجلس کے ساتھ ہی ہر ماہ بجٹ کا کم از کم ۱/۴ حصہ وصول کر لیا جائے۔ اسکے علاوہ مقامی حالات کے پیش نظر وصولی کے دیگر ذرائع بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ وصول کردہ رقم بہرحال ہر ماہ مرکز میں بھجوانی ضروری ہے۔
(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے التماس

تمام قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ان کے ضلع کی جملہ مجالس کی مالی پوزیشن بذریعہ سرکلر بھجوائی جا چکی ہے۔ جو حضرات تعلیمی اداروں میں ملازم ہیں ان سے بالخصوص اور
۱۔ دیگر قائدین سے عموماً درخواست ہے کہ رخصت کے ان ایام میں اپنے ضلع کی مجالس کا دورہ کریں۔ جن مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے ان کے بجٹ بھجوائیں۔
۲۔ چندہ کی وصولی کا خاطر خواہ انتظام فرمائیں۔ کوئی رقم مقامی طور پر نہ پڑی رہے۔
۳۔ چندہ تعمیر ہال کی اہمیت کو واضح کریں اور مجالس کو معین پروگرام کے تحت وصولی کرنے کی تلقین کریں۔ دورہ کی رپورٹ سے مرکز کو ضرور مطلع فرمائیں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فطرانہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ ڈپو میں فروخت ہونے والے ایک صاع آٹے کی قیمت ایک روپیہ تیس پیسے ہے اور گندم بہرحال اس سے سستی ہونی چاہیئے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح حسب سابق ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح یعنی پچاس پیسے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوا دیا جائے۔ لیکن ربوہ کے محلہ جات کے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوائیں تا جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کریں باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ رقم بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔

ہم نے نفیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کا ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیجکر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

پوسٹ بکس ۵۳
تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے داماد سید میر حیدر علی شاہ صاحب کراچی میں بعارضہ گردن پر پھوڑا نکلنے اور اسکے اپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(سید محمد شاہ دفتر تعمیر ربوہ۔ صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ میرے ماموں زاد بھائی چوہدری محمد لطیف صاحب انور مغلپورہ لاہور بیس روز سے بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ خاکسار رشید احمد ارشد کلرک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۳۔ بندہ ایک تکلیف دہ انکوائری میں ماخوذ ہونے کی وجہ سے عرصہ سات ماہ سے معطل ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ (شفقت محمود ودھی کرشن نگر)

۴۔ خاکسار کی خالہ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ حج بیت اللہ شریف کے لئے جا رہی ہیں۔ ان کی صحت کچھ کمزور ہے۔ (نصر اللہ خان ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ مقیم بہاولپور)

۵۔ میرے والد مکرم مرزا عزیز محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی چند روز سے بیمار ہیں۔ (مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی نزد دستکاری سکول۔ ضلع ساہیوال)

۶۔ میری اہلیہ کو عرصہ سے زخم اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے دردیں ہیں۔ آجکل ہاتھوں اور بازوؤں پر شدید تکلیف ہے۔ (خاکسار سیٹھی کرم الٰہی (قادیانی) پاک ریلوے ایجنسی گوجرانوالہ)

۷۔ میرا لڑکا عزیزم شیخ عبد العلیم خالد عرصہ سے آنتوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہے۔ (شیخ عبد العلیم خان ٹھیکیدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور)

۸۔ خاکسار آجکل بے روزگاری کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ (خاکسار بی اے جاوید۔ ابن محمد مسعود خان صاحب مرحوم حال ملتان)

۹۔ عزیزی محمد یحییٰ ابن مولوی غلام نبی خان صاحب ساکنہ چک ۲۵ تحصیل جبرانوالہ عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ (عبد الرحمٰن سکرٹری مال جبرانوالہ)

احباب جماعت ان سب کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم میاں نثار احمد صاحب بی اے کے والد مکرم ماسٹر شبیر احمد صاحب مورخہ ۱۱/۱۲/۶۶ بروز اتوار بوقت عشاء تین چار روز کی مختصر علالت کے بعد عارف والا ضلع ساہیوال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند حلیم الطبع اور مخلص احمدی تھے۔ اپنے پیچھے دو لڑکے اور ۵ لڑکیاں اور ایک بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (محمود احمد سعید فاضل ربوہ)

۲۔ ماسٹر غلام احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بصیر پور ضلع ساہیوال مورخہ ۱۱/۱۲ دسمبر ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب کو بعمر ۷۰ سال ۱۱ بجے بعارضہ حرکت قلب بند ہونے کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۶ء کو نماز عصر کے بعد جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ مرحوم جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور بصیر پور میں جماعت احمدیہ کا قیام ان کی کوشش سے ہی ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(ولی محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بصیر پور۔ ضلع ساہیوال)

نمایاں کامیابی

میری بھانجی عزیزہ منشرہ طاہرہ بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب بشیر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ نے امسال ایم اے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں ایم اے فلاسفی میں [illegible] نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مزید اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (مسعود احمد سوہاوی ربوہ)

۲۔ میری بھتیجی امۃ الرشید فضل الٰہی نے ۸۰۔۷۲ انگلش اچھے نمبروں سے پاس کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اسے دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ (مبارکہ شوکت غلہ منڈی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۶۶

میں صابرہ بی بی زوجہ خادم حسین قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن رحیم یار خان ڈاک خانہ رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۳۲ روپے ۲۵ پیسے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں

۲۔ میرا زیور صرف یہ ہے:۔

کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ ہیں۔ جن کی قیمت اس وقت -/۱۵۶ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیور) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۵ اگست ۶۶ء

(شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ نشان انگوٹھا صابرہ بی بی

گواہ شد:۔ خادم حسین موصی ۱۶۶۶۵ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان۔

مسل نمبر ۱۸۵۶۷

میں فضل کریم ولد محمد اسمٰعیل مرحوم قوم کھچی پیشہ ماربری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن حبیب کالونی ڈاک خانہ رحیم یار خان ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ حبیب کالونی رحیم یار خان میں آٹھ مرلہ زمین خرید کر کے اس پر تین کمرے کچھ دیواریں بنائے ہوئے ہیں۔ زمین اور کمرہ دن کی کل قیمت موجودہ ریٹ کے مطابق دو ہزار بنتا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اس کے علاوہ ماربری کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً اسی روپے ماہوار آمدن ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت ۳۰ جولائی ۶۶ء (تاریخ تحریر وصیت) سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ایک روپیہ)

العبد:۔ فضل کریم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر جماعت احمدیہ۔ ضلع رحیم یار خان۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد چوہدری نور محمد صاحب نائب امیر ضلع رحیم یار خان۔

مسل نمبر ۱۸۵۶۸

میں امۃ الجمیل زوجہ محمد مجید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ڈاک خانہ لائل پور ضلع لائل پور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ صرف ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے

۲۔ ۱۱ تولہ زیورات ہیں۔ جن کی قیمت -/۱۴۳۰ ہے۔ حق مہر پانچ صد روپیہ کل -/۱۹۳۰ روپیہ کی ملکیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو میری اور کوئی جائداد ثابت ہو جائے یا پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتی رہوں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

(شرط اول -/۲/۵۰ روپے)

الامۃ:۔ امۃ الجمیل

گواہ شد:۔ محمد مجید خاوند موصیہ دکان نمبر ۱۵ مراد مارکیٹ ریل بازار لائل پور۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیق احمد ریل بازار۔ لائل پور

مسل نمبر ۱۸۵۶۹

میں اکبر حمید ولد محمد رمضان قوم اپل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پور ڈاک کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ۲ روپے)

العبد:۔ اکبر حمید سکنہ مہدی پور۔ ڈاک خانہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد رمضان سکنہ مہدی پور۔ ڈاک خانہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ حمید اللہ عرف ثناء اللہ سکنہ مہدی پور۔ موصی ۹۲۲۱ ڈاک خانہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر الفضل)

نورہ کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت و صفائی کے لئے
تمام سرموں اور کاجلوں کا سرتاج
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ جملہ امراض چشم کے لئے بے حد مفید ہے
قیمت فی شیشی ۱۔۵۰ روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانات پیش کریں

یہاں رہنے والوں کی ذمہ داریاں باقی جماعت سے زیادہ ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مکانات پیش کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں مقامی جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلانا ہوں کہ وہ کام کرنے والوں سے تعاون کریں اور آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانات پیش کریں ورنہ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے رہنے کے لئے کوئی گنجائش نہ نکلی تو جلسہ کا ہونا نہ ہونا برابر ہو جائے گا۔ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو رہنے کے لئے جگہ نہ ملی تو لازماً انہیں تکلیف ہوگی۔ اسی طرح جو غیر احمدی مہمان اس موقعہ پر آجاتے ہیں وہ ان کی طعن و تشنیع کا موجب بنیں گے اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو حوصلہ شکن اور دل توڑنے والی ہیں۔ پس ربوہ والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں یہ جلسہ ساری جماعت کا ہے وہاں وہ خاص طور پر اس موقعہ پر میزبان کی حیثیت رکھتے ہیں یوں تو ساری جماعت ہی میزبان ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کا بوجھ ساری جماعت پر ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں رہنے والوں کی ذمہ داریاں باقی جماعت سے زیادہ ہیں جو لوگ کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں وہ بھی اس موقعہ پر مکانات کے بعض حصے پیش کر سکتے ہیں مثلاً اگر کسی کے پاس دو کمرے ہوں تو وہ ایک کمرہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے دے دے۔ تین کمرے ہیں تو ایک کمرہ مہمانوں کے لئے دے دے اور دو کمرے اپنے پاس رکھ لے یا چار کمرے ہیں تو دو کمرے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے دے دے اور دو کمرے اپنے پاس رکھ لے۔ اگر ہم اس طرح کریں تو مہمانوں کے لئے بہت سی گنجائش نکالی جا سکتی ہے۔

... لیکن جہاں میں ربوہ کے مکینوں سے یہ کہتا ہوں کہ وہ جلسہ پر آنے والوں کے لئے اپنے مکانات پیش کریں وہاں میں آنے والوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اکٹھے رہیں اور علیحدہ علیحدہ ٹھہر کر کارکنوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء الفضل ۹ دسمبر ۱۹۶۶ء)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۱۵ جنوری تک پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے منتظم بازار کو بھجوا دیں۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے:-

۱۔ دکان کے مالک کا نام
۲۔ دکان پر بیٹھنے والے کا نام
۳۔ دکان کس چیز کی ہوگی
۴۔ قیمتوں کی مکمل فہرست

(عبدالرزاق منتظم بازار جلسہ سالانہ)

درخواستِ دعا

میرے بھائی بشیر احمد صاحب شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ۔ اگر بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ اور دین کی خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ثمینہ دارالصدر غربی ربوہ)

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہل ربوہ کی طرف سے اپنے مجاہد بھائی کا پرخلوص خیر مقدم

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر قریباً تیرہ سال بعد مورخہ ۲۴ دسمبر کو مع اہل و عیال خیر و عافیت کے ساتھ ربوہ واپس تشریف لائے۔ محترم ظفر صاحب ۲۳ دسمبر کو میڈرڈ سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے اور وہاں سے بذریعہ بس قریباً ساڑھے چار بجے شام ربوہ پہنچے۔ بس کے اڈہ پر ان کے استقبال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے علاوہ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء و ناظر صاحبان اور ایک کثیر تعداد احباب جماعت کی موجود تھی۔ احباب جماعت نے اپنے مجاہد بھائی کو پرخلوص جذبات کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمت دین اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین۔

بہشتی مقبرہ میں چوہدری رسول بخش صاحب مرحوم کے تابوت کی تدفین

مکرم چوہدری رسول بخش صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ایل ضلع ساہیوال قریباً تین سال ہوئے وفات پا گئے تھے اور امانتاً وہیں دفن کئے گئے تھے۔ مورخہ ۲۳/۱۲/۶۶ کو بروز جمعہ ان کے بیٹے ان کا تابوت ربوہ لائے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر ان کا جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔

احباب محترم چوہدری صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

سٹیج ٹکٹ کے لئے درخواستیں

کی آخری تاریخ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست سٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت دس جنوری تک نظارت میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

وقف جدید کے چندہ کی وصولی اور انصار اللہ

وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول اور چندہ کی وصولی میں ہر ممکن مدد اور کوشش کرنا مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیکرٹریان وقف جدید سے مل کر وقف جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں اور ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے ایک بھی وعدہ کنندہ دوست ایسے نہ رہ جائیں جنہوں نے یہ چندہ ادا نہ کیا ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴۵